ذ۔ بخاری

تحقیقات و تاثرات

تاریخ و سیاست، شخصیات و سوانح، تجزیہ و تنقید، دینی افکار اور ذاتیات .... یہ وہ پانچ عناوین ہیں جن کے تحت اڑتیس (۳۸) مقالات و مضامین پر مشتمل اس کتاب کی تبویب کی گئی ہے۔ مصنف کتاب ہیں ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی۔ ڈاکٹر صاحب لیبیا اور سعودی عرب کی یونیورسٹیوں میں اسلامی تاریخ و تمدن اور دیگر اسلامی مضامین کی تدریس کا ۲۴ سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔ آج کل کراچی میں مقیم ہیں اور سبکدوشی (ریٹائرمنٹ) کی زندگی گزار رہے ہیں۔

کتاب میں شامل مقالات و مضامین، مصنف نے مختلف اوقات میں ملک کے مختلف اخبارات و جرائد کے لیے لکھے تھے۔ موضوعات کا تنوّع اور معلومات کی وسعت پہلی ہی نظر میں قاری کو متاثر کرتی ہے۔ کتاب کے ۵۲۸ صفحات پر پھیلی ہوئی تاریخی، جغرافیائی، لغوی، لسانی، ادبی اور سیاسی معلومات بہت سے قارئین کے لیے "انکشافات" کا درجہ رکھتی ہیں۔ آغازِ کتاب میں تو خصوصاً یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی بھی موضوع پر، کسی بھی عنوان کے تحت لکھتے ہوئے، مصنف نے اتنی ہی محنت اور اتنی ہی کاوش سے کام لیا ہے جتنی ایک کامیاب اور انصاف پسند محقق اور مؤرخ سے توقع کی جاسکتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے آگے بڑھیں، ایک خاص ادّعائی آہنگ میں بہت سی ایسی باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ آدمی سناٹے میں آجاتا ہے۔ وہی "پروفیسروں ڈاکٹروں" کی سی باتیں۔ اس سلسلے کا نقطۂ عروج وہ مضمون ہے جس کا عنوان ہے "خلافت معاویہ و یزید پر ایک نظر"۔ مصنف لکھتے ہیں "میں نے دمشق یونیورسٹی میں پڑھا ہے اور کیمبرج سے پی ایچ ڈی کے بعد ۲۴ سال تک عرب یونیورسٹیوں میں اسلامی تاریخ پڑھائی ہے۔ میرے ماخذ اصلی عربی زبان میں ہیں۔ اس ناچیز نے تو عربوں کی عربی زبان درست کی ہے۔ اور خود میری عربی زبان میں نو (۹) تصانیف ہیں۔ تاریخ و سیر پر میرا ماخذ مولانا مودودی کی کتاب "خلافت وملوکیت" نہیں۔ میں ان تمام امور کو ان کی کتاب سے پہلے سے جانتا ہوں بلکہ میرے پاس بعض وہ ماخذ ہیں جن کا مولانا نے ذکر نہیں کیا۔ میری نظر میں اس (کتاب) کی بڑی قدر ہے۔ مولانا مرحوم نے امیر معاویہؓ کے خلاف جو بعض شواہد پیش کیے ہیں، میرے پاس اس سے زیادہ معتبر اور اہم شواہد ہیں۔ مگر میں امیر معاویہؓ کا صحابی ہونے کی وجہ سے احترام کرتا ہوں۔ اگرچہ ان کا درجہ کبار صحابہ کے برابر نہیں" (ص ۳۰۲)۔ آگے چل کر لکھتے ہیں "مولانا مودودی کی کتاب "خلافت وملوکیت" ایک مبنی برحق مستند کتاب ہے۔ ان کی دیگر کتابوں سے ہزاروں نہیں لاکھوں انسان اسلام کے راستے پر آئے" (ص ۳۰۹)۔ آپ نے دیکھا کہ مصنف کس مجبوری و مروت، قربانی و ایثار اور وضع داری و شرافت کے عالم میں حضرت امیر معاویہؓ کا احترام کرتے ہیں۔ اس "بادل ناخواستہ" قسم کے